بچوں کے حقوق وفرائض

سیرت طیبہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی روشنی میں

حافظ سید محمود عالم آسی
لیکچرار شہید ذوالفقار علی بھٹو اورنگی بوائز ڈگری کالج، سیکٹر E-16، اورنگی ٹاؤن، کراچی

ABSTRACT

RIGHTS AND DUTIES OF CHILDREN IN

THE LIGHT OF SEERAT-UN-NABI (S.A.W)

There was no mercy for noble humanity before the advent of Holy Prophet (S.A.W), there was no care for any rights. Parents had the right to kill their children. The Holy Prophet (S.A.W) did not only explain the rights of humanity and children but also showed by his action. Children are the gift of ALLAH and their character building is our obligation, Moreover the children are flowers, It they are given guidance according to the literacy of Holy Prophet (S.A.W), They will be a fragnant for the society.

معاشرتی زندگی میں تمام افرادِ معاشرہ کو اگر انکا جائز حق ملتا رہے تو اس معاشرے کے افراد زن وفرزند تمام کے تمام پرسکون اور مطمئن زندگی گزارتے ہیں۔ جہاں حقوق کا تناسب مناسب نہ ہو وہاں بے شمار خرابیاں پیدا ہوتی ہیں اور عدل اور حق سے محرومی جرم اور برائیوں کا سبب بنتے ہیں جس سے معاشرتی زندگی میں بے شمار خرابی اور خطرات کا دور دورا ہوجاتا ہے اور جس سے سب کو دوچار ہونا پڑتا ہے لیکن اس کے سدباب کے لئے پہلے سے ہی اہتمام کرلیا جائے جیسے مناسب طریقے سے زمین کو تیار کرنے کے بعد سے اس فصل کی عمدہ پرورش اور حصول کے لئے اعلیٰ قسم کے بیج کے ساتھ نہایت

جانفشانی و نگہبانی کے بعد ہی شاندار فصل تیار کی جاتی ہے بغیر محنت اور جانفشانی و نگہبانی کے یہ توقع ناممکن ہے کہ تب زرخیز اور منافع بخش فصل میسر ہو سکے گا۔ اسی طرح حقوق و فرائض اگر بر وقت و بر موقع ادا کرا دیا جائے تو تمام خطرات وخرابی سے محفوظ رکھا جا سکتا ہے۔ محسنِ اعظم معلم کائنات حضرت محمد ﷺ نے اس سلسلے میں اپنی امت کے تمام گروہ کے حقوق و فرائض متعین کرنے کے ساتھ اپنے عمل و کردار سے بھی اس پر برسرِ پیکار ہو کر ثابت کیا۔ سیرت طیبہ کی انہی نقوش سے بچوں کے حقوق و فرائض پر مشتمل کرنوں کو زیر مطالعہ مقالہ میں پیش کرنے کی کوشش کی جا رہی ہے۔ سیرت طیبہ کی روشنی نے انسان کے دل میں سوئے ہوئے جذبہ رحم والفت کو بیدار کیا اور حقوقِ ولد سے برسر پیکار فرمایا اور بے شمار ظلم و جرم سے چھٹکارا دلا کر اولاد کو ان کے والدین کی آنکھوں کا تارا اور انکا دلارا بنا دیا اور اولاد کو اپنے والدین سے محبت وشفقت کی نعمت سے سیراب کیا۔ بلا شبہ اگر والدین اللہ تعالیٰ اور رسول اللہ ﷺ کے حکم کے مطابق اپنی اولاد کے حقوق احسن طریقے سے ادا کریں، ان کی درست تعلیم و تربیت کریں، ان میں عزت نفس کا احساس اجاگر کریں، انہیں غلط سوسائٹی اور گمراہ لوگوں کی صحبت سے بچائیں اور اپنی ذمہ داری پوری طرح سے ادا کریں جبکہ اس اعلیٰ مقصد کا نہایت ہی عمدہ اور شاندار اہتمام سیرت طیبہ کی روشنی سے ہی ممکن ہوسکتا ہے۔ ان اخلاقی تعلیمات کو اسلام نے تین حصوں میں تقسیم کر دیا ہے۔ (1) حقوق (2) فضائل ورزائل (3) آداب [۱]

قرآن حکیم میں حقوق کے بارے میں ارشاد:

" خدا نے تمہارے (کام کے) لئے زمین کی ساری چیزیں پیدا کیں" اس لئے انسان کو دنیا کی ہر اس چیز سے جس سے اس کو نفع کا تعلق ہے ایک لگاؤ ہے۔ اس لگاؤ کا تقاضا یہ ہے کہ اس کی ترقی وحفاظت میں کوشش کی جائے اس شے سے وہ نفع اٹھایا جائے جس کے لئے خدا نے اسے پیدا کیا ہے اور ان موقعوں پر اس کو صرف کیا جائے جن میں خدا نے اس کے صرف کرنے کا حکم دیا ہے اور اس کو ہر اس پہلو سے بچایا جائے جس سے اس کے نفع کی رسائی کو نقصان پہنچے اسی ذمہ داری کا نام "حق" ہے جس کو از خود ادا کرنا ضروری ہے۔ [۲]

بچوں کے حقوق: حجۃ الاسلام حضرت امام غزالیؒ لکھتے ہیں کہ رسول ﷺ نے فرمایا کہ " حق تعالیٰ ایسے باپ پر رحمت کرے جو اپنے بیٹے کو نافرمانی پر نہ لائے۔ حضرت انسؓ نے کہا ہے کہ رسول ﷺ نے فرمایا کہ " لڑکا جب سات دن کا ہو اس کا عقیقہ کرو اور نام رکھو اور پاک کرو اور جب چھ برس کا ہو جائے تو ادب سکھاؤ جب نو برس کا ہو تو اس کا بچھونا جدا کر دو اور تیرہ برس کی عمر میں نماز

کے واسطے مارو جب سولہ برس کا ہو اس کا نکاح کر دو اور اس کا ہاتھ پکڑ کر کہہ دو میں نے تجھے ادب سکھایا تیری تربیت کی تیرا نکاح کر دیا اب خدا کی پناہ مانگتا ہوں دنیا میں تیرے فتنہ سے اور عقبیٰ میں عذاب سے فرزندوں کے حقوق میں سے یہ بھی ہے کہ انکے داد و دہش اور پیار اور سب بھلائیوں میں سے مساوات رکھے اور چھوٹے بچے کو پیار کرنا اور بوسہ لینا سنت ہے۔ ۳۔

بچوں پر شفقت و رحمت: سیرت طیبہ کے مطالعے سے بچوں پر شفقت و رحمت کے تناظر میں چند احادیث کا مطالعہ کرتے ہیں۔ جریر بن عبداللہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا "اللہ تعالیٰ ان پر رحم نہیں کرتا جو لوگوں پر رحم نہیں کرتے" ۴۔ ایک موقع پر آپ ﷺ امام حسنؓ کو بوسہ دیتے تھے اقرع بن حابس نے کہا کہ میرے دس لڑکے ہیں میں نے کبھی کسی کو بھی بوسہ نہیں دیا۔ ۵۔

بچوں پر احسان کا صلہ: والدین اولاد کی خاطر جو تکالیف اٹھاتے ہیں خود اپنی ضرورت اور ذات پر انکی ذات کو ترجیح دیتے ہیں اپنی بھوک پیاس تک ان پر نچھاور کر دیتے ہیں ان کو اہمیت و فوقیت دیتے ہیں اس کے صلے میں جو انعام اللہ کے حضور ان کو ملنے والا ہے اس سلسلے میں سیرت طیبہ کے مطالعہ کا یہ گوشہ بھی یادداشت کا عمدہ نوشہ ہے۔

ام المومنین سیدہ عائشہؓ سے روایت ہے کہ "ایک عورت میرے پاس کچھ مانگنے کے لئے آئی اس کے ساتھ اس کی دو بیٹیاں تھیں میرے پاس ایک کھجور کے سوا کچھ نہ تھا میں نے اس کو وہی دے دی اس نے اپنے دونوں بیٹیوں کو آدھی آدھی دے دی اور خود کچھ نہ کھایا پھر اٹھ کھڑی ہوئی اور چلی گئی۔ نبی کریم ﷺ تشریف لائے تو میں نے آپ ﷺ کو اس بات کی خبر دی تو آپ ﷺ نے فرمایا کہ جو شخص بیٹیوں کے ساتھ آزمایا گیا وہ انکی طرف احسان کرے تو بیٹیاں اس کے لئے آگ سے پردہ ہونگی۔ ۶۔

آج کا معاشرہ سیرت نبویہ کے ان پاکیزہ نظائر سے محروم ہو کر کس قدر دردناک و شرمناک سرگرمیوں و محرومیوں کا شکار ہوتا چلا جا رہا ہے۔ مرد و زن سب ہی سیرت کے ان پاکیزہ تعلیمات کی برکتوں اور نورانیت سے محروم ہو کر اپنی بخشش و نجات کا قیمتی موقع خود اپنے ہی ہاتھوں بے دریغ ضائع کر رہے ہیں۔

ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

" اور نہ مار ڈالو اپنی اولاد کو مفلسی کے خوف سے ہم روزی دیتے ہیں ان کو اور تم

کو" ۷ ۔

آج ہم بڑے اطمینان سے یہ کہہ دیتے ہیں کہ ہم تو اپنی اولاد کے قتل کا سوچ بھی نہیں سکتے لیکن غور کرنے پر پتہ چلتا ہے کہ ان کا جو حق سیرت طیبہ کی روشنی میں صاحب قرآن نے ہمیں دیا ہے ہم وہ بھی نہیں انجام دے رہے ہیں اگر ان کے بنیادی حقوق میں سے (۱) زندگی کا حق (۲) بنیادی ضروریات کی فراہمی، یعنی کھانے پینے اور رہائش کا حق (۳) تعلیم وتربیت کا حق۔ آیت کا مطالعہ کرکے یہ بات سنجیدگی کے ساتھ غور کرنیکی ضرورت ہے کہ ہم روزی دیتے ہیں ان کو اور تم کو یعنی وہ رزق جو میسر ہے ان معصوموں کے صلے میں ہمیں مل رہا ہے لہذا ضرورت اس امر کی ہے کہ ان کی شاندار اور بھرپور تربیت کا اہتمام کیا جائے اور ان کی اعلیٰ اور شاندار تربیت کا کوئی موقع فروگزاشت نہ کیا جائے علوم دینیہ کے ساتھ ساتھ علوم عصریہ جدید سائنس وٹیکنالوجی و دیگر علوم عالیہ پر ان کی دسترس کے لئے کسی بھی کوشش و جدوجہد میں سستی اور لاپرواہی بھی ان کی اعلیٰ صلاحیت کو قتل کرنے کے مترادف ہوگا اگر والدین جملہ حقوق بحسن وخوبی ادا کرتے رہے تو نہ صرف انہیں اللہ کی خوشنودی حاصل ہوتی ہے بلکہ ان کی اولاد بڑھاپے میں ان کا دست و بازو اور سہارا بنیں گے۔ اس کے بر خلاف جو والدین ان حقوق ولد کی ادائیگی پر اپنے آرام وآسائش کو مقدم رکھیں ان کی اولاد ان کی آخری عمر میں انہیں بے سہارا چھوڑ دیتی ہے والدین کا حق اور فرض ہے کہ جہاں اپنی اولادوں کی روزی کمانے کیلئے تدبیر کرتے ہیں وہاں ان میں فکر آخرت بھی پیدا کرنے کی کوشش کریں اور عمل صالح کی بھی تربیت دیں۔

اہل وعیال پر خرچ کی فضیلت: حضرت ثوبانؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول ﷺ نے فرمایا" بہترین دینار وہ ہے جسے کوئی شخص اپنے اہل وعیال پر خرچ کرتا ہے، بہترین دینا وہ ہے جسے کوئی اللہ کی راہ میں اپنی سواری پر خرچ کرتا ہے اور بہترین دینار وہ ہے جسے کوئی اللہ تعالیٰ کی راہ میں اپنے ساتھیوں پر خرچ کرتا ہے۔ قلابہ نے کہا آپ ﷺ نے گھر والوں پر خرچ سے شروع کیا تھا۔ آپ ﷺ نے کہا اس شخص سے زیادہ اور کس کا اجر ہوگا جو اپنے چھوٹے بچوں پر خرچ کرتا ہے اللہ تعالیٰ اس شخص کے سبب سے بچوں کو نفع دیتا ہے اور اسے غنی کر دیتا ہے۔ ۸ ۔

یقیناً سیرت طیبہ کی روشنی میں ہم پر ہمارے بچوں کے مکمل بالغ ہونے تک مسلسل حق ہیں اور ان بنیادی حقوق کو ضائع کرنے پر ہم گناہ گار ہو سکتے ہیں ہم اپنے بچوں کو ان کا حق دے کر جہاں حق پدری سے سرخرو ہوتے ہیں وہاں ان کو نفع پہنچانا اور ان کو غنی کرنا ہماری عزت و وقار کا بھی ذریعہ ہوتا

ہے اور سیرت طیبہ کی روشنی ہی زندگی کی جملہ ظلمتوں میں منور اور روشن رہنے کا ذریعہ ہے وہ امت ہلاک ہوگئیں جنہوں نے اپنی نبی کی سیرت سے منہ موڑ لیا۔

مسلمانوں کا بہترین گھر: حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول ﷺ نے فرمایا" مسلمانوں کے گھروں میں بہترین وہ گھر ہے جس میں یتیم ہیں جس کی طرف احسان کیا جاتا ہے اور بدترین گھر وہ ہے جس میں یتیم موجود ہے جس کی طرف برائی کی جاتی ہے۔ ۹۔

بچوں کے حقوق و فرائض میں یہ حق انتہائی نازک اور قابلِ توجہ ہے کہ ہم اردگرد ماحول پر نظر رکھیں کہ ہمارے عزیز و اقارب میں کوئی گھر ایسا تو نہیں جہاں یتیم پھول پرورش پا رہا ہو اور ہماری تھوڑی سی توجہ اور شفقت سے یہ پھول مرجھانے سے بچ جائے۔ سیرت طیبہ ہم سے تقاضہ کرتا ہے کہ اس طرح کے مواقع کو اپنے لئے غنیمت جانیں اور اپنے معاشرے میں جہاں جہاں سیرت طیبہ کی شمع فروزاں کی ضرورت ہو ہم اپنا حق معروف وہاں وہاں انجام دیں اور بہترین گھرانہ اور بہترین معاشرہ اور بہترین امت ہونے کا ثبوت دیں۔

ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ رسول ﷺ نے فرمایا:

"جو چھوٹوں پر رحم نہیں کرتا اور ہمارے بڑوں کی عزت نہیں کرتا وہ ہم میں سے نہیں اور جو اچھائی اور برائی سے آگاہ نہیں کرتے وہ ہم میں سے نہیں" ۱۰۔

یتیم بچوں پر احسان کی فضیلت: ابوامامہؓ سے روایت ہے کہ رسول ﷺ نے فرمایا جو شخص اللہ کی رضا کے لئے یتیم کے سر پر ہاتھ پھیرتا ہے تو ہر بال کے بدلے میں جس پر اس کا ہاتھ گزرتا ہے اس کے لئے نیکیاں لکھی جاتی ہیں جو شخص یتیم لڑکی یا یتیم لڑکے پر احسان کرتا ہے وہ اور میں جنت میں اس طرح ہونگے یہ کہہ کر آپ ﷺ نے اپنی دونوں انگلیوں کو ملایا۔ ۱۱۔

جبکہ یتیم بچوں کے حقوق کو خود قرانِ کریم نے نہایت متبنہ انداز میں تنبیہہ کرتے ہوئے یوں کہا" اور یتیم کو حقیر نہ جانو" ۱۲۔

سیرت نبوی ﷺ کے ان سنہرے گوشوں کو اگر ہم یاد رکھیں تو ہم بھی سنہرے یادگار تاریخ و تذکرے کے حقدار ہو سکتے ہیں ورنہ نہایت شرمسار ہونے کے ساتھ ساتھ روزِ آخرت امام انبیاء حضرت محمد ﷺ کے حضور اور ان کے رب کے حضور بڑے نادم ہونگے۔ ہمیں زندگی کے تمام شعبہ جات میں اللہ کے احکامات اور رسول ﷺ کے فرمودات پر عمل کرنے کی ضرورت ہے ورنہ دنیا میں بھی دقعتی سے بھی دو چار ہونا پڑے گا۔

"اے ایمان والو! بچاؤ اپنی جان کو اور اپنے گھر والوں کو آگ سے" ۱۴۔

اگر والدین اللہ اور رسول ﷺ کے حکم کے پیش نظر اپنے بچوں کے حقوق و فرائض سیرت طیبہ کی روشنی میں ذمہ داری سے نبھائیں اور انہیں اچھی راہ دکھلائیں تو یہ بچے صرف دنیا ہی میں راحت نہیں بلکہ روزِ محشر بھی انکی والدین کی بخشش اور نجات کا یقینی ذریعہ بنیں گے۔

حضرت شیخ سعدیؒ شیرازی فرماتے ہیں:

خشت چو نہد معمار کج تا ثریا می رود دیوار کج

بہترین عطیہ: حضرت ایوبؒ بن موسیٰؒ اپنے باپ اور پھر وہ اپنے دادا سے روایت کرتے ہیں کہ رسول ﷺ نے فرمایا" کسی آدمی نے اپنے بیٹے کو نیک ادب سے بڑھ کر کوئی بہتر عطیہ نہیں دیا" حضور ﷺ نے فرمایا" والدہ کا بچے پر نیکی کرنا دوگنا ہے"

حضور ﷺ نے فرمایا" والدہ کی دعا جلدی قبول ہوتی ہے، عرض کیا گیا اے اللہ کے رسول ﷺ! وہ کیوں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: کیونکہ وہ باپ سے زیادہ رحم کرتی ہے اور رحمی (تعلق رکھنے والوں، یعنی والدین وغیرہ) کی دعا ساقط نہیں ہوتی (قبول ہوتی ہے) ایک آدمی نے سوال کیا کہ اللہ کے رسول ﷺ کس کے ساتھ نیکی کروں؟ فرمایا: والدین کے ساتھ نیکی کرو، اس نے کہا میرے والدین نہیں ہیں، فرمایا: اپنے بچوں کے ساتھ نیکی کر جیسے تیرے والدین کا تجھ پر حق ہے اسی طرح تیرے بچوں کا بھی تجھ پر حق ہے۔

حضور ﷺ نے فرمایا" اللہ تعالیٰ اس والد پر رحم کرے گا جو اپنے بچوں کی نیکی کرنے میں مدد کرے یعنی برے سلوک کے باعث اسے نافرمانی پر نہ ابھارے" ایک اور موقع پر فرمایا" عطا کرنے میں اپنی اولاد کے ساتھ برابری رکھو" کہا کرتے ہیں تیرا بچہ تیری خوشبو، تو اسے سات بار سونگھے اور وہ تیری سات بار خدمت کرے (تربیت و سلوک کے بعد) پھر وہ تیرا دشمن ہے یا شریک ہے۔

ایک آدمی حضرت عبداللہ بن مبارکؒ کے پاس حاضر ہوا اور اپنے بچے کی شکایت کی تو آپؒ نے فرمایا: کیا تم نے اس کے خلاف بددعا کی؟ اس نے کہا: ہاں، فرمایا: تو نے خود ہی اسے برباد کر دیا ہے بچے کے ساتھ نرمی اختیار کرنا ہی اچھا کام ہے۔ ۱۵۔

سیرت طیبہ سے اس طرح کے بے شمار نظائرِ اوراق محدثین نے پیش کئے ہیں کہ آپ ﷺ نے انتہائی مصروفیت و مشغولیت کے باوجود بچوں پر شفقت و محبت کے برتاؤ برتتے رہے۔ دورانِ

عبادت، دورانِ خطبات منبروں سے بھی بچوں پر نظر رکھتے تھے کہیں وہ لڑکھڑا کر گر نہ جائیں بلکہ جہاد پر جانے والوں کو بھی خصوصیت سے ان بچوں کے حقوق و تحفظ پر تنبیہ و تلقین فرماتے ہوئے پائے گئے ہیں۔

آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا" بچے کی خوشبو جنت کی خوشبو ہے" یزید بن معاویہؓ کا کہنا ہے: میرے والد نے حضرت احنف بن قیس کو بلایا جب وہ پہنچے تو فرمایا: اے ابوبحر! بچے کے بارے میں تم کیا کہتے ہو؟ انہوں نے فرمایا: اے امیر المومنین: یہ ہمارے دلوں کا پھل ہیں، ہماری پشت کا ستون (توانائی) ہیں، ہم ان کے لئے نرم زمین ہیں، سایہ کرنے والے آسمان ہیں، بڑے معاملے میں ان کے تعاون سے گھس جاتے ہیں، اگر وہ مانگے تو ہم عطا کرتے ہیں، اگر وہ غصہ میں ہوں تو ہم انہیں راضی کرتے ہیں۔ پھر ان کی سرزمین تمہیں ان کی محبت دیتی ہے اور ان کی محبت تم پسند کرو گے، ان پر شدید بوجھ نہ بن جاؤ کہ ان کی زندگی اجیرن ہوجائے وہ تیری موت پسند کرنے لگے اور تمہارا قرب ناپسند کریں۔

حضرت معاویہؓ نے فرمایا: اے احنف! اللہ تعالیٰ کے لئے ہے تیری خوبی، تم اس وقت میرے پاس آئے کہ میں اپنے بیٹے یزید پر ناراض تھا جب حضرت احنفؓ باہر گئے تو یزید سے راضی ہوگئے اور انہیں ۲ لاکھ درہم اور دو سو کپڑے بھیج دیئے۔ یزید نے حضرت احنفؓ کو ایک لاکھ درہم اور ایک سو کپڑے بھیج دیئے اور برابر تقسیم کرلیا۔ ۱۶ ؎

بچوں کے حق پر بیعت: آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی بعث کے یادگاروں میں سے جہاں ایک خدا وحدہ لاشریک کی عبادت پر سب کو جمع کرنا ہے جملہ اخلاقی اصلاحات و اجتناب سیات ہے وہاں خصوصیت سے تمام عہد و پیان لینے کے موقع پر رحمت کے لئے موقع پر رحمت عالم نے بچوں کے حیات کے تحفظ کے حق کو بھی بیعت و عہد و پیان کے زریعے انہیں اہمیت دی ہے۔

حضرت عبادہؓ بن صامت کہتے ہیں کہ ایک دفعہ ہم لوگ دربارِ رسالت میں حاضر تھے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا! کہ ہم سے اس بات پر بیعت کرو کہ تم کسی کو خدا کا شریک نہ ٹھہراؤ گے، چوری نہ کرو گے، بدکاری نہ کرو گے اور اپنی اولاد کو قتل نہ کرو گے جو اس عہد کو پورا کرے گے تو اس کا معاوضہ خدا پر ہے اور اگر کسی نے انہیں سے یہ فعل کا ارتکاب کیا اور اس کو قانونی سزا دی گئی تو یہ اس کے گناہ کا کفارہ ہوجائے گا اور اگر اس کا یہ گناہ دنیا میں مخفی رہا تو خدا کو اختیار ہے چاہے بخشش دے چاہے عذاب دے۔ ۱۷ ؎

جہاد اور بچوں کے حقوق: سلطنت اسلامیہ کی دفاع وتحفظ ایک اہم ذمہ داری ہے اسلام سے پہلے فاتح قوم مفتوح کو گاجر مولی کی طرح بے دریغ قتل کرتی تھی یہاں تک کہ جوش میں ہوش نہ رہتا جنگ میں سب کچھ جائز کا ظالمانہ تلوار مظلوموں، عورتوں، بچوں اور نہتوں کسی کو بھی نہ بخشا لیکن عالمین کے رحمت نے اس عالم میں جہاں ہوش اور جائز طریقہ جہاد متعارف کرایا تو اس میں بھی بچوں کو بھی قتل کرنے سے منع فرمایا۔ حضرت عبداللہ بن عمرؓ نے فرمایا کہ نبی کریم ﷺ نے کسی غزوہ میں ایک عورت کو مقتول پایا تو عورتوں اور بچوں کو قتل کرنے سے منع فرمایا۔ ۱۸۔

خوش کن منظر: ایک وقت ایسا تھا کہ بچوں کو زندہ درگور کیا جاتا ہے جیسے کہ قرآن پاک کے سورۃ التکویر کی آیت میں ارشاد ہے" یاد کرو جب (قیامت میں) زندہ دفن ہونے والی لڑکی سے پوچھا جائے گا تو کس جرم میں ماری گئی" ۱۹۔

سیرت النبی ﷺ شبلی وسلیمان ندوی نہایت فرطِ جذبات میں ڈوب کر اس آیت پر کلام کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ" کسی درجہ بلیغ اور موثر طرز ادا ہے، اس کا یہ اثر تھا کہ یا تو لوگ لڑکیوں کو خود اپنے ہاتھوں سے دفن کر دیتے تھے یا یہ زمانہ آیا کہ ادائے عمرہ کے موقع پر آنحضرت ﷺ مکہ سے روانہ ہونے کا قصد کرتے ہیں۔ سید الشہداء حضرت حمزہؓ کی یتیم بچی امامہ جو مکہ میں رہ گئی تھی چچا چچا کہتی دوڑی آتی ہے، حضرت علیؓ ہاتھوں میں اٹھا لیتے ہیں اور حضرت فاطمہؓ کے حوالے کرتے ہیں کہ یہ لو تمہارے چچا کی بیٹی ہے، حضرت علیؓ کے بھائی حضرت جعفر طیارؓ دعویٰ کرتے ہیں کہ یہ بچی مجھ کو ملنی چاہیے کہ یہ میرے چچا کی لڑکی ہے اور اس کی خالہ میرے گھر ہے، حضرت زیدؓ بڑھ کر کہتے ہیں کہ نہیں حضور ﷺ یہ لڑکی مجھ کو ملنی چاہیئے کہ حضرت حمزہؓ میرے مذہبی بھائی تھے، حضرت علیؓ کا دعویٰ ہے کہ یہ میری بہن بھی ہے اور پہلے میرے ہی گود میں آئی ہے آنحضرت ﷺ اس دل خوش کن منظر کو دیکھتے ہیں پھر سب کے دعویٰ مساوی دیکھ کر اس کو یہ کہہ کر اس کی خالہ کی گود میں دے دیتے ہیں کہ خالہ ماں کے برابر ہوتی ہے۔ ۲۰۔

یہ ہے سیرت طیبہ ﷺ کی روشنی میں بچوں کے حقوق پر مشتمل اسلام کا وہ فیضان جس نے عرب کے مسلم معاشرے کو ہی نہیں پوری دنیا کو کس قدر بلند و برتر مقام دلا کر سارے جہان میں ان کو محترم اور ممتاز بنا کر رکھ دیا آج سارے جہاں Human Rights,Child Rights اور Women Rights کا دعویٰ کر رہی یہ اسلام کی ذمہ دارانہ معاشرے کی ان حقوق کا اثر اور فیض ہے جو اس نے اپنے پیروکار کے لئے لازمی قرار دیا ہے ان میں ایک اہم حق اولاد اور بچوں کا بھی حق

ہے جس کے نظائر سے سیرت طیبہ کے اوراق بھرے پڑے ہیں کیونکہ یہ معصوم اپنی حیات کے جملہ ادوار کو مسلسل شاندار اور تابناک بنانے میں ہمارے توجہ اور مکمل تعاون اور حوصلہ افزائی کے حقدار ہیں جس میں ان کی مکمل رہنمائی اور آبیاری ایک زرخیز فصل کاٹنے کے مترادف ہے بقول اقبال کے

دہقان گر نہ ہوتن اساں
تو ہر دانہ ہے صد ہزار دانہ

کتابیات وحوالہ جات:

۱۔ سیرت رسول ﷺ شبلی، جلد ششم، صفحہ ۱۴۱، ناشر دارالاشاعت طبع مئی ۱۹۸۵

۲۔ سیرت رسول ﷺ شبلی، جلد ششم، صفحہ نمبر ۱۴۵،۱۴۶، ناشر دارالاشاعت طبع مئی ۱۹۸۵

۳۔ کیمائے سعادت، امام غزالیؒ، مترجم مولانا فخر الدین احمد صدیقی صفحہ نمبر ۲۱۱، دارالاشاعت کراچی ۱۹۷۹ء جولائی

۴۔ مشکوۃ جلد دوم صفحہ نمبر ۴۴۴، امام ولی الدین محمد بن عبداللہ، مترجم ندارد، مکتبہ رحمانیہ لاہور، اشاعت ندارد

۵۔ کیمائے سعادت، امام غزالیؒ، مترجم مولانا فخر الدین احمد صدیقی صفحہ نمبر ۲۱۱، دارالاشاعت کراچی ۱۹۷۹ء جولائی

۶۔ مشکوۃ جلد دوم صفحہ نمبر ۴۴۴، امام ولی الدین محمد بن عبداللہ، مترجم ندارد، مکتبہ رحمانیہ لاہور، سن اشاعت ندارد

۷۔ القرآن سورۃ الاسرہ آیت ۳۱

۸۔ صحیح مسلم امام مسلم بن حجاج، کتاب الزکوۃ جلد ۲ صفحہ نمبر ۹۲۲، شارح ومترجم غلام رسول سعیدی، ناشر فرید بک سٹال، لاہور طبع مئی ۲۰۰۰ء

۹۔ مشکوۃ جلد دوم صفحہ نمبر ۴۴۸، امام ولی الدین محمد بن عبداللہ، مترجم ندارد، مکتبہ رحمانیہ لاہور، سن اشاعت ندارد

۱۰۔ مشکوۃ جلد دوم صفحہ نمبر ۴۴۹، امام ولی الدین محمد بن عبداللہ، مترجم ندارد، مکتبہ رحمانیہ لاہور، سن اشاعت ندارد

۱۱۔ مشکوٰۃ جلد دوم صفحہ نمبر ۴۴۹، امام ولی الدین محمد بن عبداللہ، مترجم ندارد، مکتبہ رحمانیہ لاہور، سن اشاعت ندارد

۱۲۔ القرآن سورۃ والضحیٰ آیت نمبر ۹

۱۳۔ القرآن سورۃ التحریم آیت نمبر ۶

۱۴۔ مشکوٰۃ جلد دوم صفحہ نمبر ۴۴۹، امام ولی الدین محمد بن عبداللہ، مترجم ندارد، مکتبہ رحمانیہ لاہور، سن اشاعت ندارد

۱۵۔ مکاشفتہ القلوب، امام ابو حامد محمد بن غزالیؒ، مترجم مولانا عطاء اللہ، صفحہ ۶۳۴، ۶۳۵، مکتبہ، اسلامیات لاہور، مطبع ۲۰۰۰ء

۱۶۔ مکاشفتہ القلوب، امام ابو حامد محمد بن غزالیؒ، مترجم مولانا عطاء اللہ، صفحہ ۶۳۶، مکتبہ، اسلامیات لاہور، مطبع ۲۰۰۰ء

۱۷۔ صحیح بخاری، امام ابوعبداللہ محمد بن اسمٰعیل بخاریؒ، جلد اوّل صفحہ نمبر ۱۱۲، ۱۱۳، ناشر فرید بک سٹال، لاہور، طبع سوم ۲۰۰۰ء۔ مسلم شریف، امام مسلم بن حجاج صفحہ نمبر ۳۳۹، شرح صحیح مسلم، جلد ۴، مترجم علامہ وحید الزماں، ناشر تبلیغی کتب خانہ لاہور، مطبوعہ ذالحجہ ۱۴۰۵ء

۱۸۔ بخاری شریف، ابوعبداللہ محمد بن اسمٰعیل، کتاب السیر والجہاد، جلد دوم صفحہ نمبر ۱۳۹، مترجم عبدالحکیم اختر خاں شاہجہان پوری، ناشر فرید بک سٹال، لاہور، طبع سوم ۲۰۰۰ء

۱۹۔ القرآن سورۃ التکویر آیت نمبر ۸،۹

۲۰۔ صحیح بخاری امام ابوعبداللہ محمد بن اسمٰعیل بخاریؒ صفحہ نمبر ۶۴۴، ۶۴۵، باب عمرۃ القضاء ناشر فرید بک سٹال لاہور، طبع سوم ۲۰۰۰ سیرت النبی ﷺ شبلی نعمانی وسلیمان ندویؒ جلد ششم صفحہ نمبر ۱۳۴، ناشر دارالاشاعت طبع مئی ۱۹۸۵